حکمتِ سیّد مودودیؒ

پاکستان کے مالک اور ملازم

اخذ و اقتباس از جمیل احمد رانا، ادارہ معارف اسلامی، لاہور

ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ اگر کسی جائیداد کو کچھ لوگوں نے مل کر پیدا کیا ہو، یا کسی کاروبار کو کچھ لوگوں نے مل کر شروع کیا ہو، اور اس میں اپنا سرمایہ لگایا ہو، اس کو قائم کرنے میں محنت صرف کی ہو، تو درحقیقت اس جائیداد یا اس کاروبار کے مالک وہی لوگ ہوں گے جن کا سرمایہ اس میں لگا ہے اور جن کی محنت اس میں صرف ہوئی ہے۔ اگر وہ لوگ کچھ آدمیوں کو اپنی اس جائیداد کے انتظام کے لیے بطور ملازم رکھیں، اور کچھ آدمیوں کو اس کی حفاظت کے لیے مقرر کریں، تو وہ آدمی درحقیقت ان مالکوں کے ملازم ہوتے ہیں۔ ان ملازموں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی وقت خود اس جائیداد پر قبضہ کر لیں۔ ہر آدمی اس بات کو جانتا ہے کہ اگر ملازم ایسا کریں تو یہ سراسر حق کے خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں یہی صورت پیش آئی ہے۔ پاکستان ان کروڑوں آدمیوں نے بنایا تھا جو اس ملک میں رہتے ہیں۔ اس میں بنانے میں انہوں نے قربانیاں دیں۔ نہ صرف مال کی قربانیاں بلکہ اپنی جان کی قربانیاں بھی دیں۔ بلکہ اپنی آبرو تک قربان کر دی۔ ان کی قربانیوں ہی سے یہ عظیم الشان جائیداد جو تین لاکھ مربع میل سے زائد پر پھیلی ہوئی ہے اس قوم کے ہاتھ آئی۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں صرف انہی لوگوں کا سرمایہ لگا ہوا نہیں ہے جو پاکستان میں رہتے ہیں بلکہ ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کا سرمایہ بھی اس میں لگا ہوا ہے جو آج تک اس کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔ اس وقت جو ظلم و ستم ہندوستان میں ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے؟ کیوں مسلمانوں کا قتل عام جگہ جگہ

ہو رہا ہے؟ کس لیے ان کی جائیدادیں تباہ کی جا رہی ہیں؟ کس لیے ان کے گھر جلائے جا رہے ہیں؟ صرف اس لیے کہ وہ پاکستان چاہتے تھے۔ پاکستان بننے سے پہلے بھی ان کے قتلِ عام ہوئے اور آج تک قتلِ عام ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اُن کا سرمایہ آج تک اس میں لگ رہا ہے۔ یہ لوگ ہیں جنھوں نے پاکستان بنایا ہے۔ کوئی فوج نہیں تھی جس نے لڑ کر اس کو جیتا ہو۔ کوئی جنرل صاحب نہیں تھے جنھوں نے اس کو فتح کیا ہو۔ کوئی سرکاری ملازم نہیں تھا جس نے اس کو حاصل کیا ہو۔ وہ عام مسلمان تھے جنھوں نے اس کو حاصل کیا ہے۔ انھی کا سرمایہ اس کے اندر لگا ہے۔ ان کا خون بھی اس میں لگا ہے۔ ان کی جائیدادیں بھی اس میں لگی ہیں اور ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کی جائیدادیں اور جانیں اب تک اس میں لگ رہی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حق اور انصاف کی رُو سے آیا یہ کروڑوں انسان اس ملک کے مالک ہیں یا وہ چند افسر جن کو فوج یا سول میں کچھ اونچے عہدے مل گئے ہیں؟ اس کے معاملات میں فیصلہ کرنے کا اختیار اُن کو ہے یا ان کو؟ یہ چند حضرات تو وہ ہیں جو مسلمانوں کی قربانیوں سے اگر پاکستان نہ بنتا تو کرنل اور بریگیڈیر یا ڈپٹی سیکرٹری سے آگے کسی منصب کے پانے کا خواب بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔

(ادارہ)